www.emarsiya.com

مرثیہ

شہیدِ حق

نومبر۲۰۱۷

www.emarsiya.com

طبعِ رسا بنا مجھے خاقانیِ قلم
ہوجائے مجھ سے دور یہ ویرانیِ قلم
بڑھتی ہے اس سے قوتِ ایمانیِ قلم
لکھ مرثیہ ، دکھا ذرا جولانیِ قلم
ذکرِ علیؑ و آلِ علیؑ یوں نصیب ہو
میرا قلم ہمیشہ ہی حق کا نقیب ہو

قرطاس کی زمیں پہ چلے اشہبِ قلم
اشعار صف بہ صف چلے آئیں بہ چشمِ نم
ذکرِ حسینؑ کرتا رہوں اس طرح رقم
ساماں نجات کا بنے ، قائم رہے بھرم
شعر و سخن کے شہر میں عزت بنی رہے
باقی اگر رہے تو یہی شاعری رہے

کیوں کر کروں نہ شکرِ خدا بارہا ادا
خالق نے مجھ کو ذہنِ رسا کردیا عطا
الفاظ کا خزانہ ملا واہ مرحبا
اور ان میں ربط و ضبط کا خوش کُن معاملہ
دے کر زبان اس طرح رتبہ بڑھا دیا
حیوان سے جدا کیا انساں بنا دیا

یہ ہی نہیں فقط کہ زباں اُس نے دی مجھے
الفاظ کی سکھائی ہے جادوگری مجھے
ذوقِ سلیم بخشا ، ملی شاعری مجھے
دے کر علوم ساتھ ہی دی آگہی مجھے
عقل و شعور ہوگئے یوں دل پہ منطبق
صد شُکر مجھ کو مل گئی نُطقِ صفا و صدق

www.emarsiya.com

خالق نے کیا کیا رکھے نہ جوہر زبان میں
لہجوں کے ڈالے سینکڑوں تیور زبان میں
پوشیدہ کیسے کیسے ہیں منظر زبان میں
ہر بات ہو رہی ہے اجاگر زبان میں
میٹھی زبان لائے وہ ہتھیار کے بغیر
دشمن کو زیر کردیا تلوار کے بغیر

ایسے چلے نسیمِ سخن لالہ زار میں
الفاظ جیسے پھول کھلے ہوں بہار میں
مصرعے کہ جیسے سرو و صنوبر قطار میں
کیا کچھ نہیں زبانِ جواہر نگار میں
ہو گر عطا ، ہو حمدیہ و نعتیہ کلام
نوحہ ہو مرثیہ ہو کبھی منقبت ، سلام

پُرسوز دل نہ ہو تو ہے بیکار یہ زباں
الفاظ میں اسی سے تو بھرتی ہیں بجلیاں
بڑھتی چلی ہی جاتی ہے پھر طاقتِ بیاں
دل ساتھ عقل کے ہوتا ہے جب رواں
ہوتی رقیق قلب کی ہے بات پُر اثر
دائم نقوش ہوتے ہیں پھر ثبت ذہن پر

سچائی جس میں ہو ، ہے وہی معتبر کلام
سچ کے بغیر چلتا نہیں کوئی بھی نظام
سچ عالی مرتبت ہے تو سچائی ''حرؑ مقام''
سچ ہے یہی کہ جھوٹ کو حاصل نہیں دوام
حق بات سے اگر کوئی جلتا ہے تو جلے
''کہتا ہوں سچ کے جھوٹ کی عادت نہیں مجھے''

www.emarsiya.com

کھِلتے گلاب حق کے اگر ہوں سرِ چمن
رہتی نہیں ہے ذہن کے زندان میں گھُٹن
حق بات لے کے آتی ہے چہرے پہ اک پھبن
ہوتے نہیں ہیں جھوٹ کے پاؤں جنابِ من
جھوٹوں پہ بھیجی جاتی ہے لعنت سنو سنو
قرآن کہہ رہا ہے کہ سچوں کے ساتھ ہو

جو حق کو اور سچ کو بناتا ہے راہبر
طے کرتا ہے وہ راستے بے خوف اور خطر
آسان اس کی منزلیں ، آسان رہ گزر
چھوڑے جو حق کا ساتھ ، کرے ظلم نفس پر
باطل پسند آتا ہے ہر اک شریر کو
حق یہ ہے ، حق ہی رکھتا ہے روشن ضمیر کو

کچھ لوگ بولنے سے نہ آتے ہیں باز جھوٹ
کچھ کا دفاع فریب ہے کچھ کا محاذ جھوٹ
چھوٹا کسی کا جھوٹ کسی کا دراز جھوٹ
تاریخ دان کچھ لکھیں تاریخ ساز جھوٹ
ڈالیں جو بادشاہوں کی تاریخ پر نگاہ
کھُل جائے گا کہ کون ہیں جھوٹوں کے بادشاہ

سچ میں بدل تو سکتا نہیں جھوٹ جھوٹ ہے
ہر جا یہ سکّہ چلتا نہیں جھوٹ جھوٹ ہے
اس کا گرا سنبھلتا نہیں جھوٹ جھوٹ ہے
دل کیا کرے ، بہلتا نہیں جھوٹ جھوٹ ہے
آزردگی کی ، رنجش و بغض و عناد کی
سچ تو ہے یہ کہ جھوٹ ہے جڑ ہر فساد کی

www.emarsiya.com

مت جھوٹ بولئے کہ یہاں شہہ کو مات ہے
حق کے بغیر زندگی تاریک رات ہے
سو بات کی حضور یہی ایک بات ہے
دنیائے بے ثبات میں سچ کو ثبات ہے
مشکل حیات جیسے ہے دانائی کے بغیر
مذہب نہ رہ سکے کبھی سچائی کے بغیر

روزِ ازل سے ہے حق و باطل کا معرکہ
قابیل سے یزید تلک ، اس سے بھی سوا
اکیسوئیں صدی میں بھی جاری ہے سلسلہ
جب تک حیات باقی ہے اس کو بھی ہے بقا
باطل کا سر نگوں کیا حق نے جہاں ہوا
حق کو چھپایا جتنا وہ اُتنا عیاں ہوا

اسلام کی جو ڈالیں تواریخ پر نظر
پھر کچھ پتہ چلے گا بشر میں ہے کتنا شر
سب مستند حدیث و روایات چھوڑ کر
لکھتے ہیں جھوٹ اور اسے کہتے ہیں معتبر
کتنے مزے سے کہتے ہیں وہ زہر کو دوا
’’اس سادگی پہ کون نہ مرجائے اے خدا‘‘

تاریخ میں رقم ہیں بہت یوں تو معرکے
باطل سے دور ، حق سے قریں کون کون تھے
منظر مباہلے کا بھی پیشِ نظر رہے
حق کی گواہی دینے کو بس پنجتن ہی تھے
ایمان کی ہے بات چلو مانتے تو تھے
عیسائی ایسے ، اچھے مسلمان سے تو تھے

www.emarsiya.com

لے کر جو پنجتن کو چلے سرورِ جہاں
حسنینؑ اور زہراؑ، علیؑ اُن کے درمیاں
تھا مختصر سا قافلہء حق رواں دواں
وہ پاسبانِ حق تھے تو حق اُن کا پاسباں
دیکھا جو پادری نے تو چلا کے یہ کہا
ہٹ جاؤ ان کے سامنے سے چھوڑو راستہ

حیران تھے یہ لوگ کہ اہلِ حرم ہیں کون
جو نور مل گئے ہیں یہ سارے بہم ہیں کون
روشن جبینیں جن کی ہیں یہ محترم ہیں کون
جو حق کے پاسبان ہیں یہ ذی حشم ہیں کون
آئی ندا یہ مرضئ حق ہیں جہان میں
یہ ہستیاں ہیں ذکر ہے جن کا قرآن میں

حق بین و حق پرست و حقدار و حق شیئم
ہے کون ایسا چادرِ تطہیر کی قسم
یہ وہ ہیں جن کے نور سے روشن زمیں ، ارم
آیاتِ حق جہان میں کرتے ہیں جو رقم
ہوتا ہے ظلم و جور کا سینہ ان ہی سے شق
دنیا کو یہ پڑھاتے ہیں حق بات کا سبق

بالا ہے بات یہ مری ادراک و فہم سے
ان ہستیوں پہ جھوٹ کی تہمت اگر لگے
کیسا شقی ہے وہ کہ جو یہ بات کہہ سکے
اور اس کے بعد بھی وہ مسلمان ہی رہے
امت نبی کی ایسا کرے غور تو کرو
کیوں پانی پانی شرم سے انسانیت نہ ہو

www.emarsiya.com

حق پر نہ آیا اس سے کوئی سخت مرحلہ
دربار میں خلیفہ کے جاتی ہیں سیدہؑ
باغِ فدک کا پیشِ نظر ہے مقدّمہ
جھٹلایا جا رہا ہے کنھیں دیکھئے ذرا
جن کو نبیﷺ نے ''بضعتہ مِنّی'' کہا ، اُنہیں
صدیقہؑ طاہرہؑ کا لقب جن کا تھا ، اُنہیں

پہچاننا ہے حق کو تو آؤ علیؑ کے گھر
دیکھو ذرا چمکتے رسالت کے یہ گہر
یہ پنجتن ہیں ، جن سا نہیں ہے کوئی بشر
حق ہے یہیں پہ بھٹکو نہ ہرگز اِدھر اُدھر
بد عہدی گر نہ ہو جو کسی کی سرشت میں
وہ فرق جانتا ہے بہت خوب و زشت میں

یہ خانوادہ حق کی نشانی ہے بے گماں
قائم ہے ان سے سر پہ صداقت کا آسماں
ان کے بغیر مل نہ سکے گی کہیں اماں
حق ان کی گود میں ہی تو پل کر ہوا جواں
حقانیت پہ ان کی جو انگلی کوئی اٹھائے
مجنوں نہ پھر کہیں تو کہیں کیا کوئی بتائے

آیات دیکھ ان کی تو شانِ نزول دیکھ
سیرت نبی کی پڑھ ذرا قولِ رسول دیکھ
کس کو کیا ہے رد کیا کس کو قبول دیکھ
دیتے ہیں کس کے واسطے سجدے کو طول دیکھ
یہ دیکھ تو خدا سے نبیﷺ کیا دعا کریں
''یارب تو حق کو پھیر جدھر کو علی پھریں''

www.emarsiya.com

یہ بھی عجیب فکر ہے اچھا برا ہے ایک
الفاظ مختلف ہیں مگر مدعا ہے ایک
بازار سے ملے جو وہ کھوٹا کھرا ہے ایک
یعنی سمجھ لیں آپ کہ گھوڑا گدھا ہے ایک
جو بات کرنی ہے وہ بہت صاف کیجئے
للہ کچھ تو آپ بھی انصاف کیجئے

آپس میں لڑ رہے ہوں کہیں پر جو دو بشر
حق پر ہوں دونوں ہو نہیں سکتا ہے یہ مگر
ان کو کہے گا کون بھلا صاحبِ نظر
جن کو خبر نہ ہو ہے کہاں خیر ، شر کدھر
ماتم کریں نہ عقل پہ اس کی تو کیا کریں
جو فرق کرسکے نہ سیاہ و سفید میں

موقع اِسی کا ہے کہ کریں بات بر محل
دیکھیں اس آئینے میں ہی صفین اور جمل
ملتا نہیں ہے آپ کو گر اس کا کوئی حل
قولِ رسولِ پاک پہ پھر کیجئے عمل
مومن کے ہاتھ یہ نہیں ، یہ حق کے ہاتھ ہیں
''حق ہے علیؑ کے ساتھ علی حق کے ساتھ ہیں''

آساں نہیں ہیں حق و صداقت کے راستے
اس رہ پہ چلنے کو تو ہیں درکار حوصلے
ممکن یہاں سفر ہے تو پختہ یقین سے
اس کے بغیر راہ صداقت نہ مل سکے
صحرائے ظلم و جور میں دیتے ہیں وہ اذاں
حق جن کے پاس ہے وہی ثابت قدم ہیں یاں

www.emarsiya.com

خورشیدِ حق طلوع ہوا کربلا میں جب
ظلم و ستم کی ڈھلنے لگی پھر سیاہ شب
کھُلنے لگے ہر ایک کے پھر تو حسب نسب
ظاہر تھا صاف صدق و ضلالت میں فرق اب
چھُپ سکتی تھی کہیں بھی نہ کوئی منافقت
برہنہ ہوگئی تھی جہاں میں یزیدیت

نکلا تھا ایک لشکرِ دیں حق کی راہ میں
حق سے زیادہ کچھ نہ تھا اس کی نگاہ میں
تھے حق پرست سارے حسینی سپاہ میں
جھُکتے تھے وہ خدا کی فقط بارگاہ میں
حقانیت کی موت تھی بیعت یزید کی
کیسے بھلا وہ کرتے اطاعت یزید کی

آئے حسینؑ کرب و بلا میں بصد نیاز
اب لازمی تھا ہو حق و باطل میں امتیاز
دن لوٹ آئیں پچھلے کہ جب تھے شہہ حجاز
کرب و بلا میں پہلی سی قائم ہو پھر نماز
اُتریں خزاں رسیدہ درختوں پہ پھر ثمر
اور پھلنے پھولنے لگے اسلام کا شجر

دشوار کھِلنا پھولوں کا تھا ریگ زار میں
ڈھلتے بگولے کس طرح ابرِ بہار میں
لُو کیسے لیتی صحنِ چمن کو حصار میں
جنگل بدلتا کیسے حسیں مرغ زار میں
حق کو کہاں سے ملتا کوئی چہرۂ حسیں
کیسے نکھرتی مذہبِ اسلام کی جبیں

www.emarsiya.com

آئی ندا کہ خون سے نکھرے گا اب چمن
قربانی چاہیۓ یہی قدرت کا ہے چلن
خونِ حسینؑ واضح کرے گا صلح حسنؑ
پھولوں میں اب اسی طرح آئے گا بانکپن
دیں کو نکھارنے کا بنے گا یہی سبب
ہوگا تمام فیصلہ کرب و بلا میں اب

کہنے لگے حسینؑ کہ حاضر ہے میری جاں
میں دشتِ کربلا کو بناؤں گا آسماں
میرا تنِ بُریدہ ہی اب ہوگا حق نشاں
اسلام ہوگا میرے لہو سے ہی پُرفشاں
چمکے گا دین ، حق و صداقت کے نور سے
آئے گی اب تجلی یہاں کوہِ طور سے

حقانیت کے دیپ جلاؤں گا راہ میں
گھر بار سب لُٹاؤں گا میں تیری چاہ میں
قُرباں پسر کروں گا اسی بارگاہ میں
اصغرؑ بھی ساتھ آئے گا میری سپاہ میں
پیاسوں کی یاد سب کو ابد تک رُلائے گی
حق پر ہے کون تشنہ لبی یہ بتائے گی

شاہد ہے اس کی آج بھی تاریخِ کربلا
جو کچھ کہا حسین نے پُورا اُسے کیا
روشن کچھ اور ہوگیا پھر حق کا راستہ
تنہا تھے اب حسینؑ بہ میدانِ کربلا
آزردگی سے کہتے تھے یہ فوجِ شام سے
کیا چاہتے ہو ظالمو حق کے امام سے

www.emarsiya.com

ہُوں فاطمہؑ کا لال علی کا پسر ہوں میں
حق جس پہ ناز کرتا ہے وہ نامور ہوں میں
حق بین و حق شناس ہوں میں ،حق نِگر ہوں میں
ظلمت ہو جس سے خوفزدہ وہ سحر ہوں میں
لکھواتے کیوں ہو ذلت و نکبت نصیب میں
مجھ سا امام ہے نہ بعید و قریب میں

حجت تمام کرکے رُکے شاہِ دین جب
حملے کے واسطے ہوئے تیار بے ادب
اُٹھا سپاہِ شام سے اک شور اور شغب
قتلِ حسینؑ کو بڑھے بے دین اُف غضب
کہتے شقی تھے دین کے رہبر کو ماردو
تھا شور ابن ساقی کوثر کو ماردو

چاروں طرف حسین کے تھا اک جمِ غفیر
بدفکر ، بدنہاد ، بداعمال ، بے ضمیر
سارے ہی فوجِ شام میں تھے نفس کے اسیر
مارا کسی نے نیزہ چلایا کسی نے تیر
تاریکی اور اندھیرے کا در باز کردیا
باطل نے حق سے جنگ کا آغاز کردیا

اُمید جب رہی نہ کوئی فوجِ شام سے
مولا نے ذولفقار نکالی نیام سے
قبضے پہ ہاتھ رکھ کے کہا یہ حسام سے
لے آج اپنی پیاس بجھا خوں کے جام سے
باطل کو یوں مٹادے کہ حق معتبر رہے
چل اس طرح کہ یاد علیؑ کا پسر رہے

www.emarsiya.com

سُن کر یہ بات ناز سے کافر ادا چلی
پہنچی ادھر جو سر پہ اُدھر سے قضا چلی
کٹ کٹ کے بدنہاد گرے تیغ کیا چلی
ہر ذی نفس کے واسطے بس اک دفعہ چلی
تیغِ دودم علیؑ کے پسر کی اساس تھی
مُنکر کو صرف مارتی تھی حق شناس تھی

پہنے ہوئے لہو کا لبادہ وہ زرق برق
گرتی تھی دشمنوں کی صفوں پر مثالِ برق
چہرے پہ غیض تھا تو ٹپکتا جبیں سے عرق
چلتی جہاں بھی کرتی تھی دشمن کو خوں میں غرق
تیغی کا ناچ ایسا عدو کو نچاتی تھی
جس جا پہ جاتی کُشتوں کے پُشتے لگاتی تھی

ٹپکا کے خون کہتی تھی میں ذوالفقار ہوں
دیکھو مجھے کہ نابغہء روزگار ہوں
اک لحظے میں ہزاروں کے میں آر پار ہوں
ہوں ایک ، پر سمجھتے ہیں سب ، بے شمار ہوں
لاتی ہوں موت ، آتی ہوں جب تیغ زن کے پاس
آئے کوئی عدو ذرا شاہِ ذمن کے پاس

بے چین تیغ تھی تو فرس بھی تھا بے قرار
پاؤں سے بڑھ کے روندتا ، گرتا جو شہسوار
ڈر ڈر کے دور بھاگتے اُس سے ستم شعار
وہ ذولجناح تھا کہ کوئی برقِ تاب دار
قدموں سے اس کے ریت کے ذرات اُڑتے تھے
جب مارتا سموں کو تو شعلے نکلتے تھے

www.emarsiya.com

تلوار جب چلاتے تھے تیزی سے شاہ دیں
تھراتا آسمان تھا اور کانپتی زمیں
قدموں میں اُن کے موت رگڑتی تھی اب جبیں
رکھ دیتے تھے اُلٹ کے صفوں کی صفیں وہیں
لہراتے جب حسینؑ کہیں ذوالفقار کو
حد ہے لعیں پکارتے پروردگار کو

خود کو سمجھتے تھے جو بڑے نامور گرے
اُٹھ کر اِدھر کھڑے ہی ہوئے تھے اُدھر گرے
پتے تھے گویا شاخوں سے جو ٹوٹ کر گرے
بارش کی بوندوں کی طرح واں سر پہ سر گرے
دل تھا یہ تیغ کا کہ کرے سب تہس نہس
آئی ندا فلک سے یہ بس اب حسینؑ بس

یہ سُن کے تیغ روک لی شاہِ انام نے
حسرت سے آسمان کو دیکھا امام نے
چھوڑا فرس کو ایسے شہہِ تشنہ کام نے
آئیں فلک سے فاطمہؑ بیٹے کو تھامنے
حق کی بُلندی کے لئے سجدہ ادا کیا
تعمیلِ حکمِ رب تھی جو سر کو جھکا دیا

بس یاں گرے حسینؑ وہاں فتنہ گر بڑھے
نیزے بڑھے کہیں ، کہیں تیر و تبر بڑھے
چاروں طرف سے بانیِ شر تیز تر بڑھے
اک سر کو کاٹنے کے لئے لاکھ سر بڑھے
کرگس سے جھپٹے فاطمہؑ کے نورِ عین پر
تلواریں ساری ٹوٹ پڑیں پھر حسینؑ پر

www.emarsiya.com

یوں خوں بہا کہ ہوگیا دریا لہو لہو
خونِ حسینؑ کرگیا صحرا لہو لہو
تھا فرقِ پاک زخمی تو چہرہ لہو لہو
جسمِ حسیںؑ تھا سارے کا سارا لہو لہو
ظالم پکڑ کے کھینچتے تھے سر کو بالوں سے
حق پائمال ہوتا تھا گھوڑوں کی ٹاپوں سے

اے خانۂ صداقتِ ایماں سلام ہو
اے خاندانِ ہادیِ دوراں سلام ہو
اے خانوادۂ شہ شاہاں سلام ہو
اے خسروانِ منبعِ ایقاں سلام ہو
دل سے دعا ہے حق کا ہو قائم یہاں نظام
مظہرؔ یہ مرثیہ ہے شہیدانِ حق کے نام

تمت بالخیر